Vol : 1
Issue : 3

جلد:۱
شمارہ:۳

جمادی الاولیٰ، جمادی الثانیہ
۱۴۳۷ھ

مارچ
MARCH 2016

شہر وشارم سے نکلنے والا دینی، اصلاحی وادبی ماہنامہ

بیادگار حضرت اقدس عارف باللہ قاری امیر حسن صاحبؒ

سرپرست
حضرت اقدس مولانا مفتی **ابو الحسن محمد یعقوب** صاحب قاسمی دامت برکاتہم
صدر مفتی مدرسۃ کاشف الہدیٰ، مدراس وصدر جمعیۃ علماء وشارم

مدیر
مولانا مفتی عبدالحمید صاحب قاسمی استاذ مدرسۃ مفتاح العلوم، میل وشارم

MONTHLY AL AMEER

Mohammed Shameel
#25,Maniyakkara Street
Melvisharam - 632 509
Cell : +91 99525 83343
E-Mail : monthlyalameer@gmail.com
Web : www.alhasan.in

Contact :
Maulana Md Naveed Sahib
+91 74183 38663

Prof Md Hashim Sahib
+91 81241 54663

قرض

ملفوظات

حضرت اقدس عارف باللہ قاری امیر حسن صاحبؒ نے فرمایا:

حکیم لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو بہت ساری نصیحتیں کیں۔ اس میں ایک نصیحت یہ کی کہ اے بیٹا ہم نے دنیا میں بھاری سے بھاری چیز اٹھائی، لوہا اٹھایا، پتھر اٹھایا، لیکن قرض سے زیادہ کسی چیز کو نہیں پایا۔ اس لئے کہ قرض دن کی ذلت ہے اور رات کی ندامت ہے۔ بلاسخت ضرورت کے قرض نہ لے۔ اگر لے تو وقت پر ادائیگی کی فکر کرے۔ حضرت شیخ فرمایا کرتے تھے کہ وعدے کے دن چاہے گھر کی پتیلی بیچ دینی پڑے، قرض ادا کرے پھر دیکھئے کہ قرض ملتا یا نہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

از سرپرست دامت برکاتہم

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور ﷺ کے واسطہ سے ہمیں یہ دین وشریعت عطا فرمائی تو دوسروں تک یہ دین پہنچانے کا طریقہ بھی بتایا۔ حضور اکرم ﷺ اس دین کی تبلیغ کے لئے توحید کی دعوت دینے کے لئے مکہ مکرمہ کے گلی کوچوں میں دن میں گھوم پھر کر ایک ایک کے گھر جا کر سمجھا کر انہیں پیار وشفقت کے ساتھ اسلام کی دعوت دیتے رہے تو رات میں اللہ کے دربار میں رو کر گڑگڑا کر لوگوں کے لئے ہدایت کی دعا کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ پر ہمیشہ اس امت کا غم سوار رہتا تھا اسی کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ذکر فرمایا :فلعلک باخع نفسک (سورہ کہف :٦) حدیث پاک میں ہے کان رسول اللہ ﷺ دائم الاحزان (شمائل ترمذی) کہ حضور ﷺ ہمیشہ غمگین رہا کرتے تھے اسی فکر کو لے کر طائف کا سفر کیا وہاں کے سرداروں کو اسلام کی دعوت دی وہاں محلّہ اور گلیوں میں لوگوں کو اللہ کے احکام کی طرف بلایا مگر لوگوں نے صاف انکار کر دیا پھر بھی آپ ﷺ مایوس نہیں ہوئے ان کے حق میں اللہ سے دعا کی۔

اس پر فتن دور میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ کے ذریعہ جو دعوت وتبلیغ کا کام شروع کیا یہ بالکل حضور اکرم ﷺ کے طریقہ دعوت کے عین مطابق ہے اسمیں نہ عہدہ ہے نہ T.V ،انٹرنیٹ ،اشتہار بازی کا کوئی تعلق ہے بلکہ اپنی جان مال اور وقت خرچ کر کے اللہ کے دین کو حضور پر نور ﷺ کے سنت طریقہ کو سارے عالم میں عام کرنے کی محنت ہے اگر یہ دعوت وتبلیغ کی عالمی محنت حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ کے پیش کردہ اصول اور ہدایات کے مطابق اور ہر دور میں اہل علماء کی سرپرستی کے ساتھ جاری رہے تو ہر قسم کی گمراہی اور فتنوں سے محفوظ رہے گی۔ خود حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ نے تبلیغی کام کرنے والوں کو یہ تاکید کی ہے۔ ''آزادروی اور خودرائی نہ ہو بلکہ اپنے کو ان بڑوں کے مشوروں کا پابند رکھو جن کے بارے میں ان اکابر مرحومین نے اعتماد ظاہر کیا ہے۔ جن کا اللہ کے ساتھ خاص تعلق معلوم ومسلم ہے ۔۔ورنہ بڑی گمراہیوں کا یہی خطرہ ہے۔ (ملفوظات مولانا محمد الیاس صاحبؒ:۱۴۳)

آجکل اس دعوت وتبلیغ کے ہمہ گیر کام میں جو غلو یا غلطی یا افراط وتفریط ہوتی ہے وہ دراصل اہل حق علماء کرام کا اس کام سے دوری کا نتیجہ ہے اس کا علاج صرف یہی ہے کہ علماء کرام اس کام کی سرپرستی فرمائیں اور حکمت عملی سے اس کی کوتاہیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ ماضی میں ہمارے اکابر کا اس کام کے ساتھ یہی

طریقہ رہا۔شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ خود تحریر فرماتے ہیں میں بھی تبلیغی جماعت اور کارکنوں کی کوتاہیوں پر تنبیہات کرتا رہتا ہوں بلکہ اپنی حماقت سے چچا جان (حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ) کے دور میں ان پر بھی تنقید سے نہیں چوکتا تھا اور ان کے بعد عزیزانم مولانا محمد یوسفؒ اور انعام الحسن سلمہ کے دور میں نہ ان محترم پر بلکہ قدیم وجدید کارکنوں پر نکیر کرتا رہا ہوں تحریراً بھی تقریراً بھی (جماعت تبلیغ پر اعتراضات کے جوابات ۲،۱) بحر کیف اس دور میں تو اس دعوت و تبلیغ کا کام جو قابل قدر نعمت ہے، ہمارے اکابر کا قیمتی سرمایا اور ان کی میراث ہے اسمیں علماء کرام کی ذمہ داری ہے کہ وہ نبی کے وارث اور جانشین ہونے کی حیثیت سے اپنے فرضِ منصبی کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کام کی سرپرستی کرنے کے ساتھ اس کام میں ہونے والی تمام قسم کی کوتاہیوں اور افراط وتفریط کو شفقت وہمدردی کے ساتھ اصحاب تبلیغ کو آگاہ کرتے رہیں۔(جاری۔۔۔۔)

اصلاح معاشرہ

ایک بے لذت گناہ

از حضرت مولانا محمد ارشد صاحب قاسمی
امام پاکٹنی مسجد واستاذ مدرسۂ مفتاح العلوم

عہد نبوی میں عرب متکبرین کا یہ فیشن تھا کہ کپڑوں کے استعمال میں بہت اسراف سے کام لیتے تھے اور اس کو بڑائی کی نشانی سمجھتے تھے۔ازار (تہبند) اس طرح باندھتے تھے کہ چلنے میں نیچے کا کنارہ زمین پر گھسٹتا، اسی طرح قمیص، عمامہ اور دوسرے کپڑوں میں بھی اسی قسم کے اسراف کے ذریعہ اپنی بڑائی کا اظہار کرتے اسی وجہ سے یہ متکبرین کا خاص فیشن بن گیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس کی سخت ممانعت فرمائی ہے اور نہایت سنگین وعیدیں اس کے بارے میں سنائی ہے کہ قیامت کے دن جب کہ ہر بندہ اپنے رب کریم کی نگاہ کا سخت محتاج ہوگا، ازار کو لٹکانے والے اس سے محروم رہیں گے اور جتنا کپڑا زیادہ لٹکایا جائیگا وہ حصہ جہنم میں جلایا جائیگا۔ایک اور جگہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص ازار کو ٹخنوں سے نیچے لٹکائے اسکو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ رحمت کی نظر سے دیکھیں گے، نہ اس سے بات کرینگے، نہ اسکو گناہوں سے پاک کریں گے بلکہ اسکو دردناک عذاب دینگے۔حضرت ابوسعید خدریؓ کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان والے کے لئے بہتر تو یہ ہے کہ اس کا ازار نصف پنڈلی تک ہو اور اس کو ٹخنوں کے اوپر تک لے جانا جائز ہے، لیکن اس کے نیچے اگر جائے گا تو جہنم میں ہے۔(بخاری)

موجودہ دور میں عمومی طور پر ٹخنوں سے ازار نیچا کرنے کا رواج پڑ گیا ہے اس لئے خاص طور سے اس کی طرف توجہ کی ضرورت ہے، اللہ تعالیٰ اس کی کراہیت ہمارے دلوں میں ڈال دے اور اس سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔(امین)

درسِ قرآن از: مدیر

یا ایھا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم فلا تجسسو ا ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یأکل لحم اخیہ میتا فکرھتموہ واتقو ا اللہ ان اللہ تواب رحیم (سورۃ الحجرات : ۱۲)

ترجمہ آیت: اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچا کرو کیونکہ بعضے گمان گناہ ہوتے ہیں اور سراغ مت لگایا کرو اور کوئی کسی کی غیبت بھی نہ کیا کرے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھالے؟ اس کو تو تم ناگوار سمجھتے ہو، اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا، مہربان ہے۔

یہ آیت آپس میں ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی اور معاشرت کے متعلق احکام پر مشتمل ہے

آیت میں حرام کردہ تین چیزیں:

(۱) ظن (گمان) (۲) تجسس (یعنی کسی پوشیدہ، چھپے ہوئے عیب کا سراغ لگانا)

(۳) غیبت (کسی غیر حاضر کے متعلق کوئی ایسی بات کہنا جس کو اگر وہ سنتا تو اس کو ناگوار ہوتی)

(۱) ظن: ظن کا معنی ہے گمان، اللہ فرماتے ہیں ''بہت سے گمانوں سے بچو'' اور اس کی وجہ بھی خدا نے خود ہی بیان فرمائی کہ ''بعض گمان گناہ ہوتے ہیں'' (قرطبی نے لکھا ھیکہ ظن سے مراد تہمت لگانا ہے یعنی کسی شخص پر کسی قوی دلیل کے بغیر عیب یا گناہ کا الزام لگانا ہے۔

(۲) تجسس: کسی کے عیب اور برائی کو تلاش کرنا؛ حضرت حکیم الامت تھانویؒ نے لکھا ہے کہ ''چھپ کر کسی کی باتیں سننا یا اپنے کو سوتا ہوا بنا کر باتیں سننا بھی تجسس ہے۔ البتہ اپنی یا کسی دوسرے مسلمان کی حفاظت کی غرض سے نقصان و مضرت پہنچانے والے کی خفیہ تدبیروں اور ارادوں کا تجسس کرے تو جائز ہے۔

(۳) غیبت: یعنی کسی کی غیر موجودگی میں ایسی بات کہنا جس کو اگر وہ سنتا تو اس کو تکلیف ہوتی اگر چہ وہ سچی بات ہی ہو۔

وعید: کسی مسلمان کی آبروریزی اور روبرو اس کی توہین و تحقیر ایسا ھیکہ جیسا کسی زندہ شخص کا گوشت نوچ کر کھانا ہے، کسی آدمی کے پیٹھ پیچھے ایسی بات کہا جو بے عزتی کا ذریعہ ہو تو یہ ایسا ھیکہ جیسے کسی مردہ انسان کا گوشت کھایا جائے، مردہ کا گوشت کھانے سے مردے کو کوئی جسمانی تکلیف نہیں ہوتی ایسے ہی اس غائب شخص کو جب تک اطلاع نہ ہو کوئی تکلیف نہیں ہوتی ہے مگر یہ حرام کام ہے اور گری ہوئی گندی حرکت ہے، پیٹھ پیچھے کسی کو برا کہنا کوئی بہادری کا کام نہیں، یاد رکھیں کہ غیبت کا ارادہ اور اختیار کے ساتھ سننا ایسے ہی ہے جیسے خود غیبت کرنا۔

درسِ حدیث

مولانا ملک محمد حسین صاحب استاذ مدرسۂ مفتاح العلوم، میل وشارم

عن عبد الله بن مسعودؓ قال قال رسول الله ﷺ علیکم بالصدق فان الصدق یهدی الی البر وان البر یهدی الی الجنة وما یزال الرجل یصدق ویتحری الصدق حتی یکتب عند الله صدیقا ،وایاکم والکذب فان الکذب یهدی الی الفجور وان الفجور یهدی الا النار وما یزال الرجل یکذب ویتحری الکذب حتی یکتب عند الله کذابا (رواه مسلم نمبر:۲۶۰۷)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سچائی کو لازم پکڑو اور ہمیشہ سچ ہی بولو، کیونکہ سچ بولنا نیکی کے راستے پر ڈال دیتا ہے اور نیکی جنت تک پہنچادیتی ہے اور آدمی جب ہمیشہ سچ بولتا ہے اور سچائی ہی کو اختیار کرلیتا ہے تو وہ مقام صدیقیت تک پہنچ جاتا ہے اور اللہ کے یہاں صدیقین میں لکھ لیا جاتا ہے اور جھوٹ سے ہمیشہ بچتے رہو کیونکہ جھوٹ بولنے کی عادت آدمی کو بدکاری کے راستے پر ڈال دیتی ہے اور بدکاری اس کو دوزخ تک پہنچادیتی ہے اور آدمی جھوٹ بولنے کا عادی ہوجاتا ہے اور جھوٹ کو اختیار کرلیتا ہے تو انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ کے یہاں بہت بڑا جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔ (بخاری)

سچ بولنے کی اہمیت: اسلامی تعلیمات میں جن اخلاق حسنہ پر بہت زیادہ زور دیا گیا اور جنکو ایمان کا لازمی حصہ قرار دیا گیا ان میں ایک سچائی بھی ہے، حتی کہ جھوٹ بولنے کو منافق کی خصلت اور نشانی بتائی گئی ہے۔

جھوٹ بولنے کے نقصانات: جھوٹ بہت برا اور متعدی مرض ہے جب جھوٹ کسی شخص کے اندر آتا ہے تو بہت سی برائیاں لیکر آتا ہے۔ جھوٹا آدمی گناہوں میں لت پت رہتا ہے کیونکہ جھوٹ کی عادت کے سبب وہ کسی بھی برائی کے کرنے سے جھجکتا نہیں کیونکہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ موقع پر جھوٹ بول کر میں اپنے عیب کو چھپالوں گا، جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے فرشتہ بھی ایک میل دور چلا جاتا ہے اور جھوٹے آدمی کا چہرہ سیاہ اور بے نور رہوتا ہے، جھوٹے پر اللہ کی لعنت بھی ہے۔

معاشرہ کی حالت: جھوٹ بولنے کو ایک فن اور کمال سمجھا جاتا ہے اور جھوٹے کی تعریف کیجاتی ہے حالانکہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ جب فاسق اور گنہگار کی تعریف کیجاتی ہے تو باری تعالیٰ ناراض ہوجاتے ہیں۔

ہمارے لئے حدیث کا پیغام: نبوت کے بعد سب سے اونچا مقام صدیقیت کا ہے اس کے حصول کا آسان ذریعہ ہمیشہ سچ بولنا ہے گرچہ ظاہری کو ئی نقصان نظر آئے اور جھوٹ سے ہمیشہ پرہیز کرنا۔ کیونکہ سچ ہی میں نجات ہے اور جھوٹ ہلاکت ہی کا سبب ہے

دینی مسائل معلوم کیجئے۔

از: مفتی محمد یعقوب صاحب قاسمی استاذ جامعہ باقیات صالحات، ویلور

سوال: شرک کے کیا معنی ہیں؟

جواب: خدائے پاک اپنی ذات وصفات میں یکتا ہے، اس کے مثل اور کوئی ذات ماننا یہ شرک ہے، اس کی صفات کے مثل کسی میں ماننا شرک ہے، جو کام صرف اس کے لئے کئے جائیں وہ کسی اور کے لئے کرنا شرک ہے۔ مرادیں صرف اس سے مانگی جاتی ہیں اور سے مانگنا شرک ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ/ کتاب الایمان)

سوال: فطرت دین کے کیا معنی ہیں؟

جواب: انسان کی وہ پیدائشی صلاحیت واہلیت کہ وہ بغیر کسی ماحول کے اثر کے دین اسلام کی چیزوں کو قبول کرلے (فتاویٰ محمودیہ)

سوال: جب عورت سر میں کنگھی کرتی ہے جو بال گرجاتے ہیں ان کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: عورت کے سر کے بال بھی ستر میں داخل ہیں اور جو بال کنگھی میں آجاتے ہیں۔ان بالوں کو پھینکنا نہیں چاہئے بلکہ کسی جگہ دبا (دفن) دینا چاہئے۔ (آپ کے مسائل اوران کا حل)

سوال: بعض کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد چالیس دن تک ان کی روح گھر آتی ہے کیا صحیح ہے؟

جواب: یہ خیال غلط اور من گھڑت ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ (آپ کے مسائل اوران کا حل)

سوال: بیمار شخص کی طرف سے بکرا ذبح کرنا گوشت فقیروں کو تقسیم کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: آفات اور بیماری سے حفاظت کے لئے صدقہ وخیرات کی ترغیب آئی ہے، مگر عوام کا اعتقاد اس کے بارے میں یہ ہوگیا ہے کہ کسی جانور کا ذبح کرنا ہی ضروری ہے جان کا بدلہ جان سمجھتے ہیں شریعت میں اس کا کوئی ثبوت نہیں۔اس لئے بہتر ہے کہ جانور کو ذبح کرنے کے بجائے کسی قسم کا صدقہ وخیرات کردے (احسن الفتاویٰ)

تلخیص از خطبۂ حضرت اقدس قاری محمد عثمان صاحب منصور پوری دامت برکاتہم
صدر کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت واستاذ دار العلوم دیوبند وصدر جمعیۃ علماء ہند

از: مولانا محمد نوید صاحب استاذ مدرسۂ مفتاح العلوم

معزز علماء کرام! بزرگو اور بھائیو! اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ہم اور آپ کو اس دین کے ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ دین اسلام کے نام سے موسوم ہے، دین نام ہے قانون الٰہی کا۔

انسانیت کی تخلیق اور انسانی دنیا کا آغاز حضرت آدمؑ سے ہوا ہے اور اسی وقت سے دین کا سلسلہ جاری ہے۔ انسان دنیا میں آیا تو کس طرح رہے؟ اپنے خالق و مالک کی مرضی کے مطابق زندگی گذارے نامرضیات سے بچے۔ عقل ناقص ہے، انسان اپنی عقل سے یہ فیصلہ نہیں کرسکتا کہ یہ رضا کا کام ہے یہ ناراضگی کا کام۔

اسلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ اور اماں حوا دونوں کو جنت سے بھیجا تو فرمایا "**اهبطوا منها جميعا**" نیچے جاؤ تم سب کے سب مع ذریتِ مقدرہ کے "**فاما ياتينكم منى هدى**" وہاں جانے کے بعد میری طرف سے جو ہدایت (حکم) پہونچے تو اسکا حکم یہ ہیکہ "**فمن تبع هداى فلا خوف عليهم ولا هم يحزنون**" جو میری ہدایت کے مطابق زندگی گذارے اسکی زندگی بے خوف وخطر رہے گی۔

تو معلوم ہوا کہ "**منى هدى**" اللہ کی طرف سے جو ہدایت آئیگی اسی ہدایت کا نام ہے "علم نبوت" ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرامؑ اللہ کے اس قانون کو پیش کرتے رہے۔ ہر زمانہ میں اللہ نے جو قانون مناسب سمجھا نافذ کرتا رہا ایک نبی آنے کے بعد دوسرے نبی کے آنے کا سلسلہ جاری رہا۔ جب اللہ تعالیٰ کو اس سلسلہ کو مکمل کرنا ہوا تو ظاہر میں آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو آخری نبی کی حیثیت سے مبعوث فرمایا۔ نبی تو آپ بنائے گئے سب سے پہلے ہی جبکہ حضرت آدمؑ کی تخلیق کا کام بھی پورا نہیں ہوا تھا۔ ظاہر میں آپ تشریف لائے بعد میں۔

تاریخ

مولانا محمد تنزیل صاحب مظاہری

حضرت ابراہیمؑ کی دعوت قوم کا ردعمل:

جب ابراہیمؑ نے اپنی قوم کی شرک و بت پرستی اور ضلالت وگمراہی کا مشاہدہ کیا، تو انہیں سیدھی راہ پرلانے کی کوشش کرنے لگے، سب سے پہلے اپنے باپ سے مخاطب ہوکر کہا، ابا جان! آپ ایسی چیزوں کی کیوں عبادت کرتے ہیں، جو سننے، دیکھنے اور بولنے کی بھی صلاحیت نہیں رکھتیں اور نہ ہی وہ نفع ونقصان کی مالک ہیں، وہ چیزیں بذاتِ خود بے بس اور لاچار ہیں۔ان میں اپنے وجود کو باقی رکھنے کی بھی طاقت نہیں ہے۔ایسی چیزیں دوسروں کے کیا کام آسکتی ہیں۔ابا جان! سیدھی اور سچی راہ وہی ہے، جو میں بتارہا ہوں کہ ایک اللہ کی عبادت کرو، وہی موت وحیات کا مالک ہے، وہی لوگوں کو رزق دیتا ہے، اسی کے رحم وکرم سے آخرت میں کامیابی مل سکتی ہے، وہی ہر ایک کو نجات دینے پر قادر ہے اور وہ زبردست طاقت وقوت کا مالک ہے۔حضرت ابراہیمؑ نے اس کے بعد قوم کے لوگوں کو بھی انہیں باتوں کی نصیحت کی۔مگر افسوس! کسی نے بھی آپکی دعوت کو قبول نہیں کیا۔ان کے والد نے تو یہاں تک کہد یا کہ ابراہیم! اگر تو بتوں کی برائی سے باز نہیں آیا، تو میں تجھے سنگسار کردوں گا۔پھر پوری قوم بھی حضرت ابراہیمؑ کے خلاف سازشیں کرنے لگی ۔یہاں تک کہ جب دعوتِ توحید کی خبر آہستہ آہستہ بادشاہ نمرود کو بھی پہنچ گئی۔جس نے خدائی کا دعویٰ کررکھا تھا۔بادشاہ نے حضرت ابراہیمؑ کو طلب کیا۔مگر اس عظیم پیغمبر نے وہاں بھی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اسکی صفت کو خوب اچھی طرح واضح کیا جس سے بادشاہ لاجواب ہوگیا اور دشمنی پر اتر آیا۔اب والد، قوم اور بادشاہ نے خاص جگہ میں کئی روز تک آگ دہکائی جسکے شعلوں سے آس پاس کی چیزیں جھلسنے لگیں جب لوگوں کو یقین ہوگیا کہ حضرت ابراہیمؑ اس آگ سے زندہ بچ کر ہرگز نہیں نکل سکیں گے، تو انکو اس آگ میں ڈالدیا۔بالآخر اللہ تعالیٰ کا فرمان مبارک جاری ہوا: ”ہم نے حکم دیا آگ کو اے آگ! سرد ہوجا اور ابراہیمؑ پرسلامتی والی ہوجا۔قلنا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراھیم (الانبیاء:۶۹) چنانچہ قدرتِ خداوندی سے وہ آگ اللہ کے حکم سے سلامتی اور ٹھنڈی ہوگئی ۔علامہ اقبالؒ نے اس حقیقت کو بہت خوبصورت انداز میں بیان کیا ہے:

آج بھی ہو جو ابراہیم سا ایمان پیدا
آگ کرسکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

باغیچۂ اطفال

حضرت علیؓ اور ایک یہودی

ابوآسیہ مریم

دراج نے شریح قاضی سے روایت کی کہ جب حضرت علیؓ جنگ صفین میں جانے لگے تو آپ کی زرہ کھوگئی۔ جب جنگ ختم ہوگئی اور آپ کوفہ واپس تشریف لائے تو آپ نے ایک یہودی کے پاس اس زرہ کو دیکھا آپ نے اس یہودی سے فرمایا کہ یہ زرہ میری ہے نہ میں نے بیچی نہ ہبہ کی پھر تیرے پاس کیسی اس نے کہا کہ میری زرہ ہے اور میرے ہی قبضہ میں ہے آپ نے فرمایا کہ میں قاضی کے یہاں دعویٰ کرتا ہوں۔ چنانچہ آپ قاضی شریح کے یہاں گئے اور ان کے قریب جا بیٹھے اور فرمایا کہ اگر میرا مخالف یہودی نہ ہوتا تو میں اسکے برابر ہی عدالت میں کھڑا ہوتا۔ لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے جب خدا تعالیٰ نے یہود کو حقیر سمجھا ہے تو تم بھی حقیر سمجھو، قاضی شریح نے کہا کہ آپ کا دعویٰ کیا ہے، آپ نے فرمایا یہ میرا زرہ ہے نہ میں نے اس کو فروخت کی نہ ہبہ کی۔

قاضی شریح نے یہودی سے کہا کہ تمہارا کیا جواب ہے اس نے کہا کہ میری ہے اور میرے قبضہ میں ہے۔ قاضی شریح نے کہا امیر المؤمنین آپ کا کوئی گواہ ہے۔ آپ نے اپنے ایک غلام قنبر اور اپنے بیٹے حسنؓ کو پیش کیا، قاضی شریح نے کہا کہ بیٹے کی گواہی ناجائز ہے آپ نے فرمایا کہ اہل جنت کی گواہی ناجائز ہے حالانکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ حسنؓ اور حسینؓ جوانانِ جنت کے سردار ہیں اتنے میں یہودی چلا اٹھا کہ یا امیر المؤمنین! حالانکہ آپ امیر المؤمنین ہیں مگر آپ مجھے قاضی کے پاس لائے اور وہ قاضی آپ سے عام آدمیوں کی طرح جرح وقدح کررہا ہے۔ اور یہی آپ کے دین کی صداقت ہے بیشک یہ زرہ آپ کی ہے میں مسلمان ہوتا ہوں۔ (تاریخ الخلفاء للسیوطی: ۲۳۳)

اعلانات

جمعیۃ علماء ہند کی ممبر سازی کی آخری تاریخ 15.03.2016 ہے، صرف 2 روپیہ فیس ادا کر کے رسید حاصل کرلیں۔ مزید معلومات کے لئے اپنے اپنے محلّہ کے علماء کرام سے رابطہ کریں۔

ہمارے اس شہر میل وشارم کے متولی جناب حاجی گرامی محمد حسن صاحب مرحوم کے وصال پر ہم اراکین ماہنامہ الامیر نے ایصالِ ثواب کا اہتمام کیا۔ دعاء ہے کہ اللہ مرحوم کے سیٔات کو حسنات سے مبدل کرے (آمین)

ماہنامہ الامیر خریدنے کے لئے اس پتہ پر بھی آپ رابطہ کرسکتے ہیں:

AHMED STORE
OPP. ROYAL PLASTIC
USMANPET 1ST STREET,MELVISHARAM

سیرت کوئز

پروفیسر محمد ہاشم صاحب

قرآن کریم کی پہلی نازل ہونے والی آیت کونسی ہے؟ ج: **اقرا باسم ربک الذی خلق**

قرآن کریم کی آخری نازل ہونے والی آیت کونسی ہے؟ ج: **واتقوا یوما ترجعون فیه الی الله** (سورة البقرہ : ۲۸۱)

قرآن کریم میں مکی اور مدنی سورتیں کتنی ہیں؟ ج: مکی سورتیں 86 مدنی سورتیں 28

قرآن کریم کی دوسری بڑی سورت کونسی ہے؟ ج: باعتبار صفحات سورۃ ال عمران باعتبار آیات سورۃ الشعراء

اس مہینہ کے سوالات

ہمارے نبی ﷺ کی پیدائش اور وصال کا سن کیا ہے؟ معراج کا سفر کب ہوا؟

ہمارے نبی ﷺ نے کس سال حج کیے؟ ہمارے نبی ﷺ کو کل کتنی اولادیں ہوئیں؟

جواب کے لئے اگلا شمارہ کا انتظار کریں

گوشۂ خواتین — یہ بھی پردہ ہے

☆ بعض عورتیں مزدور اور نوکروں سے پردہ نہیں کرتیں یہ بڑا گناہ ہے۔

☆ اکثر عورتوں کو جھانکنے، تانکنے کی عادت ہوتی ہے یہ واہیات بات ہے، غیر مرد کو دیکھنا عورت کے لئے جائز نہیں ہے۔

☆ اکثر عوروں کی عادت ہوتی ہے کہ دوسری عورتوں کی صورت، شکل، جسامت کی حالات اپنے خاوند سے بیان کرتی ہیں یہ بہت بری عادت ہے۔

☆ ایک مرد کو دوسرے مرد کا ستر دیکھنا جس طرح حرام ہے ایک عورت کو دوسرے عورت کا ستر دیکھنا بھی حرام اور گناہ ہے۔

☆ عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ دولہا کے دوست، بھائی وغیرہ کو جھانک جھانک کر دیکھتیں ہیں یہ بری عادت ہے چونکہ جس طرح مرد کو بلا ضرورت نامحرم عورتوں کی طرف دیکھنا جائز نہیں اسی طرح عورت کو بلا ضرورت نامحرم مرد کی طرف نگاہ کرنا جائز نہیں۔

EDITORIAL

By Hazrat Aqdas Mufti Abul Hasan Sb Qasimi Db

Translate by : Prof Sajid Akram Sahib

Allah has blessed us with this Deen and shariah through our beloved Prophet Mohammed? and also showed us the way of propagating it to others. For the purpose of spreading Deen and the message of Oneness, Prophet Mohammed? went to each and every household in Makkah during the day and would call people into the folds of Islam with love and affection. During night, he used to supplicate intensely to Allah asking for the guidance of people. He was always obsessed with pain for guidance of the Ummah. For which Allah has said in Quran, "Thou wouldst only, perchance, fret thyself to death, following after them, in grief, if they believe not in this Message" (18:06). It is narrated in hadith that "He? used to be always in state of distress(for the guidance of Ummah)". With the same concern, he set out to Ta'if, and offered the message of Islam to their leaders. He? also invited the people of Ta'if to follow the commandments of Allah but they rejected it. Yet, he? did not lose hope but prayed in favor of them.

In these days of fitnah, Allah has revived the work of Dawah through Moulana Mohammed Ilyas (rah), which is in accordance with the way of Prophet Mohammed? . This work does neither considers one's status nor uses TV, internet and advertisement. Instead it aims to spread the Deen of Allah and the Sunnah of Rasulullah? to whole world at the cost of one's own money and time. If this global work of Dawah-o-Tableegh does follow the principles laid down by Moulana Mohammed Ilyas (rah), and under the supervision of righteous Ulama, then this work would be protected from the fitnah and being misguided.

Moulana Mohammed Ilyas (rah) has instructed all who are involved in this work that, "self-praised and freedom of thoughts should not exist, but one should keep themselves under the suggestions and ideas of their seniors who have been certified righteous by learned Scholars of Islam and their relationship with Allah is known to all, else there is fear of being misguided."

Now a days, the mistakes and misconceptions related to this work of guidance are being heard, is due to fact that Ulama aren't much affiliated with this work. The remedy of this issue is that the Ulama need to supervise this work and remove these misconceptions by using their wisdom practically. This was indeed the way of our past learned Scholars of Islam. Sheik ul Hadith Hazrath Moulana Mohammed Zakriya Sahib (rah) has written, "Ihave monitored the work of Tableegi Jamaat and their volunteers, and also during the time of my Uncle (Moulana Mohammed Ilyas (rah)) I have rectified them at times. Also after him, during the times of Moulana Yousuf (rah) and Inamul Hasan Sahib, I have done corrections on them and also on the volunteers, both orally and literally (Jammat Tableeg par Aiteraazaat ke Jawabaat 1,2)

Now a days, this work of Dawah-o-Tableegh is a blessing to be cherished, which is actually the savingsand property left by the Scholars of Islam. Hence it is the responsibility of Ulama, who being the favorites of Prophet have to remember that they have to supervise this work along with rectifying the mistakes and misconceptions and warn the volunteers with love and affection and to guide them. Members of Tableegh also have the responsibility that they listen and follow the instructions and rules set by Ulama.

The recent Tableeghi congregations (Ijtimah) are part of the same. They started from January 22,2016 at Kanyakumari and concludes at OMR, Kelambakkam on 27,28 February, 2016. A total of 28 congregations were held at TamilNadu, which benefitted lakhs of Muslims. Thousands of Muslims started to pray salat regularly, many drunkards repented their sins and returned to the straight path, spirit of Deen aroused,

MASAIL

By : Mufti Mohammed Yaqoob Sb qasimi Db
Translate by : Prof Mohammed Hashim Sb

Q. What is the meaning of Shirk?
A. Allah is one in His Self and Attribute, to believe someone equal of His Attributes is Shirk. Doing things for others which has to be done only for sake of Allah, is Shirk. Supplicating to other than Allah is shirk.

Q. When a woman combs hair, what has to be done with the fallen hairs?
A. The hairs which fall while combing, should not be thrown instead they have to be buried.

Q. Some say that one's soul visits his home till forty days after their death. Is this true?
A. This view is baseless and false. This has no reality.

Q. Sacrificing a goat for sake of ill persons, and distributing the meat to needy is allowed or not?
A. Charity for the sake of protection from illness and harms is allowed, but people has misconception that sacrificing an animal is compulsory. They think this as life for a life. Shariah does not have any proof of this thought. Therefore it is better instead of sacrificing animal, to opt any other kind of charity.

روزمرہ کے پیش آنے والے دینی مسائل کے حل کے لئے قارئین ''ماہنامہ الامیر'' کے پتہ پر رابطہ کرسکتے ہیں۔ انشاء اللہ اگلے شمارہ میں اسکا تسلی بخش اور مستند جواب دیا جائیگا

فی پرچہ: 6/-
سالانہ زرتعاون 70/-